اس سال خصوصیت سے پاکستانی احمدیوں کو مزید ثباتِ قدم حاصل ہونے کی دعائیں کریں

خدا کرے تمام پابندیاں ختم ہوں اور ایک کے بدلے ہزار عطا ہونے کا دور پاکستان میں بھی جاری ہو جائے

خطبہ نمبر ۳۷

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۳۹ | اتوار ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۲۶ نبوت ۱۳۶۸ھش ، ۲۶ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۶۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ ایک منحرف ہونے والے کے بدلے میں ایک ہزار مخلصین کی بیعتیں عطا کر رہا ہے

پاکستان میں احمدیت سے منحرف کرنے کی مہم حضرت بانیٔ سلسلہ کے حق میں حیرت انگیز نشان ہے

احمدیت سے منحرف ہونے والوں اور ایمان لانے والوں کے درمیان فرق کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ • بمقام بیت الفضل لندن بتاریخ ۱۰ نبوت ۱۳۶۸ھش (نومبر ۱۹۸۹ء)

احمدیت سے منحرف کرنے کی منظم کوششیں:-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا یہ پہلا سال جسے ہم تمام دنیا میں جشنِ تشکر کے طور پر منا رہے ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو لے کر آیا ہے وہاں ان فضلوں کے نتیجے میں دشمن کا عناد بھی بہت بڑھا ہے اور......   آیت کا اطلاق ان پر ہوتے ہوئے ہم نے دیکھا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنے بندوں کو نشوو نما عطا فرماتا ہے اور وہ لہلہاتے ہوئے سبزوں کی طرح بڑھتے اور پھولتے اور پھلتے اور نثار ہوتے چلے جاتے ہیں تو یہ اس لئے بھی ہے تاکہ دشمن اپنے غیظ میں بڑھے اور اپنی بے اختیاری کو محسوس کرے اور بے بسی کو محسوس کرے اور جان لے کہ اس کا غیظ اس کو کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے وہ اپنے غیظ میں کوشش تو ضرور کرتا ہے اور کوشش میں پہلے سے بڑھتا ہے لیکن اس کے باوجود خدا کے فضلوں کو روکنے میں کلیتہً نامراد اور ناکام رہتا ہے۔ یہ نظارہ بھی ہم نے اس سال میں بڑی شان کے ساتھ دیکھا ہے۔ مخالفت کے گذشتہ سالوں میں کبھی (احمدیت سے انحراف۔ ناقل) کی منظم طور پر اتنی کوشش نہیں کی گئی جتنی امسال دشمن کی طرف سے کی گئی ہے اور جہاں تک میں نے پاکستان میں تشدد کے حالات کا جائزہ لیا ہے بڑی واضح طور پر یہ بات دکھائی دیتی ہے کہ یہ محض تشدد کی ایک مہم نہیں تھی بلکہ اس تشدد کو (انحراف۔ ناقل) میں تبدیل کرنے کی ایک مہم تھی۔ اور ہر جگہ تشدد کے بعد فالو اپ FOLLOW UP کے طور پر، اس کے پیچھے آنے والی ایک منظم منصوبے کے طور پر (انحراف۔ ناقل) کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ چک سکندر میں جو واقعات ہوئے یا فیصل آباد میں اور بہت سی جگہوں پر جو واقعات گذرے ہیں۔ ان میں دشمن کی یہ سازش بڑی نمایاں ہو کر ابھرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

چک سکندر کے مظلوم:-

چک سکندر میں جو کچھ مظلوم باقی رہ گئے تھے ان پر مسلسل اور شدید دباؤ ڈالتے ہوئے ان کو منحرف کرنے کی کوشش کی گئی اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے احمدیت سے بے تعلقی کا اظہار بھی کیا۔ لیکن "بہت" سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ...... چک سکندر کی اکثریت۔ کیونکہ بھاری اکثریت نے تو عظیم الشان قربانیاں دیں اور کلیتہً ان کی ان کوششوں کو رد کر دیا لیکن وہ چند عورتیں اور بچے جو پیچھے رہ گئے ان کا یہ حال ہے کہ ان پہ دباؤ ڈال کے ان کے (انحراف ناقل) کا اعلان کرایا گیا۔ اور احمدیوں کی واپسی کی جو یہ تاخیر ہو رہی ہے اس میں بڑی وجہ یہی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ حکومت کے ساتھ مل کر چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں احمدیوں کو لا کر دباؤ کے نیچے (منحرف۔ ناقل) کیا جائے، پھر دوسرے لائے جائیں، پھر ان کو (منحرف۔ ناقل) کیا جائے اور اس شرط کے اوپر کوئی احمدی وہاں واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ جو واقعات گذر رہے ہیں، ان سے مجھے خیال آیا کہ آج جماعت کو (انحراف۔ ناقل) اور ایمان کے فرق سے متعلق کچھ باتیں بتاؤں۔ دیکھنے میں جو آپ کو (انحراف۔ ناقل) نظر آتا ہے۔ وہ ان کے لئے ایمان ہے یعنی وہ کہتے یہی ہیں کہ اتنے لوگ جو بے ایمان تھے وہ ایمان لے آئے ہیں۔ اور جو ہمیں ایمان دکھائی دیتا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ لوگ احمدیت کو قبول کر کے ایمان میں داخل ہو رہے ہیں، وہ ان لوگوں کو (انحراف۔ ناقل) دکھائی دیتا ہے تو کیا یہ محض نظر کا دھوکہ ہے؟ کیا محض زاویہ بدلنے سے اشتباہات پیدا ہو رہے ہیں؟ یا حقیقت حال اپنی ذات میں بھی کوئی حیثیت رکھتی ہے اور جسے پہچانا جا سکتا ہے۔ یہ مضمون ہے جو جماعت کے سامنے بڑے واضح طور پر پیش ہونا چاہیئے تاکہ ان میں سے ہر ایک کا دل گواہی دے کہ جو احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں وہ اللہ کے فضل سے ایمان قبول کر رہے ہیں اور اندھیروں سے روشنی میں آ رہے ہیں۔ جو احمدیت سے باہر جا رہے ہیں ان پہ قرآنی اصطلاح ...... صادق (آتی) ہے۔ اس

مضمون کو بیان کرنا کچھ مشکل نہیں۔ چند ایک نکات میں نے آج کے خطبے کے لئے اختیار کئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ میں ارتداد کی سب سے نمایاں وجہ:-

سب سے پہلی بات جو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ارتداد اس ایمان کی تبدیلی کو کہتے ہیں جس میں دباؤ شامل ہو۔ جس میں جبر اور تشدد شامل ہو پس قرآن کریم نے اس مضمون کو بارہا اتنا کھول کر بیان کیا ہے کہ کوئی کلیتہً عقل کا اندھا ہو تو اسے یہ دکھائی نہیں دے گا جس کے دل پہ مہر لگ گئی ہو اس کو یہ بات سمجھ نہیں آئے گی۔ ورنہ قرآن کریم تو اس مضمون کو اتنا کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور تاریخ مذاہب کے حوالوں سے اتنی وضاحت کے ساتھ یہ بات کھلی کھلی دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے کہ جبر کے نتیجے میں اگر ایمان تبدیل کیا جائے تو اسے ارتداد کہتے ہیں اور ایمان اس کے برعکس ایک اور تصویر رکھتا ہے جبر کے باوجود اگر اپنا دین بدلا جائے تو اس کو ایمان کہتے ہیں یعنی ایک طرف سے جبر اور تشدد موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے ایک انسان اپنا دین تبدیل کر لیتا ہے ایسی تبدیلی ایمان کی علامت ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ فی ذاتہٖ اس کا یہ فعل درست تھا یا غلط تھا، لیکن ایک بات بہرحال اس سے ثابت ہو جاتی ہے کہ مذہب تبدیل کرنے والا اپنی ذات میں سچا ہے اور جو تبدیلی اس نے اختیار کی ہے وہ ایمان کے نتیجے میں ہے۔ تشدد اور دباؤ کے نتیجے میں نہیں۔ تشدد اور دباؤ کے خلاف ہے۔ ایک وجہ یہ قرآن کریم پیش کرتا ہے جو سب سے زیادہ مؤثر نظر آتی ہے یعنی تاریخ میں اس سے زیادہ مؤثر اور کوئی وجہ ارتداد کی دکھائی نہیں دی۔

چنانچہ آج کے حالات میں جو پاکستان پہ گزر رہے ہیں۔ ان کو قرآن کریم کی اس کسوٹی پر پرکھ کر دیکھیں تو خوب کھل جائے گا کہ کس کا ایمان ہے اور کس کا (انحراف۔ ناقل) ہے۔ سارے پاکستان میں گنتی کے جو چند احمدی وہ (منحرف۔ ناقل) کرنے میں کامیاب ہوئے ان میں بلا استثناء جبر بھی تھا دباؤ بھی تھا اور ایک اور چیز بھی تھی جس کا قرآن کریم بھی اس جگہ ذکر فرماتا ہے اور وہ ہے لالچ۔ اور لالچ کا ذکر بھی قرآن کریم میں جگہ جگہ پھیلا ہوا ہے۔ شیطان ان کو لالچ دیتا ہے ان کو دھوکے دیتا ہے ان کو بتاتا ہے کہ تمہارے دنیاوی فوائد ہمارے ساتھ وابستہ ہیں۔ تم گھاٹا کھاؤ گے اگر دوسرے مذہب کی طرف جاؤ گے۔ تو دوسرا مضمون قرآن کریم نے لالچ کا بیان کیا ہے اور یہ بھی ہمیں پاکستان کے حالات میں ہر جگہ صادق آتا دکھائی دیتا ہے۔

ارتداد کی ایک اور صورت:-

ایک تیسرا مضمون یہ بیان فرمایا ہے کہ بعض لوگ دل کے گندے ہوتے ہیں اور ان کے اندر مرض موجود ہوتا ہے حالات کی وجہ سے وہ مرض نمایاں ہو جاتا ہے اس مضمون کو ارتداد کے حوالے کے بغیر بھی بیان فرمایا گیا ہے اور ارتداد کا مضمون بیان ہوتے ہوئے بھی اس مضمون کا ذکر فرمایا گیا چنانچہ یہ جو آیت (کہ اللہ خبیث کو طیب سے الگ کر دے گا۔ ناقل) (سورۃ الانفال آیت ۳۸) ہے کہ یہ جو فتنے پیدا ہوتے ہیں، ہچکولے آتے ہیں۔ طرح طرح کی آزمائشیں پڑتی ہیں اور انبیاء کے آنے کے ساتھ یہ زلازل واقع ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے انبیاء آتے ہیں تاکہ خبیث کو طیب سے الگ کر دیں چنانچہ وہ لوگ جو (ایمان والوں۔ ناقل) کی جماعت میں بھی بطور خبیث شامل ہو چکے ہوتے ہیں، ان کے دو طرح کے اظہار ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ وہ منافق بن جاتے ہیں۔ جب تک رہتے ہیں منافقانہ باتیں کرتے ہیں اور علیحدگی اختیار کئے بغیر جماعت کے اندر رہتے ہوئے بھی ان کا نفاق وقتاً فوقتاً پھوٹتا رہتا ہے اور نفاق خود سب سے گندی قسم کا جھوٹ ہے۔ نفاق اور ایمان کا آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں۔ نفاق کا مطلب یہ ہے کہ دل کسی اور بات کی گواہی دے رہا ہے اور عقل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ بات ظاہر نہیں کرنی کرنی ہے تو خاص شرارت اور خاص محرک کے تابع کرنی ہے ورنہ اپنے اعتقاد کو چھپا کر اس سوسائٹی کا حصہ بن کر رہنا ہے۔ تو یہ جھوٹ کی ایک نہایت مکروہ شکل ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسے لوگ یا وہ منافق ہو جاتے ہیں یا پھر وہ ارتداد اختیار کرتے ہیں ایسی حالت میں کہ ان کا گند بہت بڑھ چکا ہوتا ہے اور خبیث اور گندے لوگ ہیں جو سوسائٹی سے باہر پھینکے جاتے ہیں ایسے لوگوں کی تاریخ بھی جماعت کے سامنے کھلی پڑی ہے اکثر یہ وہ لوگ ہیں جن کے باہر نکلنے سے پہلے جماعت نے ان کو کھوٹے پیسے کے طور پر ردّ کر دیا تھا۔ ان کے خلاف نظام جماعت حرکت میں آچکا تھا۔ ان کے خلاف قضاء حرکت میں آچکی تھی۔ لین دین میں ان کی بددیانتیاں ثابت تھیں یا اور ایسی باتیں جو مکروہات سے تعلق رکھتی ہیں یا شنیعہ حرکتیں جو گناہوں سے تعلق رکھتی ہیں، ان کے ظاہر ہونے کے نتیجے میں جب نظام جماعت نے ان پر ہاتھ ڈالا تو پھر وہ باہر نکلے اور (انحراف۔ ناقل) کا اعلان کیا۔ تو ایک طبقہ ان کا، جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے، وہ گندے اور کھوٹے لوگوں کا ہے۔

ایمان لانے والے کی علامات:-

اس کے برعکس قرآن کریم سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایمان لانے والے لالچ کے نتیجے میں نہیں بلکہ اس کے برعکس حالات میں ایمان لاتے ہیں۔ ایک طرف (منحرف۔ ناقل) ہونے والوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ تم ہمارے اندر شامل ہو جاؤ، ہم تمہیں اعلیٰ نوکریاں دلوائیں گے تم پر خرچ کریں گے۔ تمہیں رزق عطا کریں گے یا کئی قسم کی نوکریاں یا جائیدادیں یا تنخواہیں لگا دیں گے غرضیکہ لالچ سے اس قسم کے (انحراف۔ ناقل) کا گہرا تعلق ہوتا ہے اس کے برعکس ایمان کی یہ نشان ہے کہ وہ لوگ جو ایمان اختیار کرتے ہیں، ان کو مالی قربانی دینی پڑتی ہے اور ان کو کچھ لٹوانا پڑتا ہے اور کثرت کے ساتھ پاکستان اس بات کا گواہ ہے کہ اس شدت کی مخالفت کے دور میں جو دوست احمدی ہوئے ہیں وہ سارے کے سارے کچھ نہ کچھ مالی قربانی کر کے احمدی ہوئے ہیں۔ بعضوں کو تو کلیتہً اپنے تمام اموال سے بے دخل کر دیا گیا۔ بعضوں کے چلتے چلتے کاروبار بند کرا دیئے گئے۔ ان کے ٹوٹل بائیکاٹ ہو گئے۔ بعضوں کے اموال لوٹ لئے گئے بلکہ بیویاں بھی چھین لی گئیں، اولادیں بھی چھین لی گئیں۔ بعضوں کو نوکریوں سے نکالا گیا، بعضوں کو ترقیوں سے محروم کیا گیا۔ غرض یہ کہ تمام احمدی ہونے والے اس بات پر گواہ بن گئے اور ان کے حالات ان پہ گواہ بن گئے کہ وہ (صاحب ایمان۔ ناقل) ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے (صاحب ایمان ناقل) کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ قربانی دے کر ایمان لاتا ہے کسی سے پیسے لے کر یا جائیدادیں قبول کر کے یا نوکریاں لے کے ایمان نہیں لایا کرتا۔ تو وہ چیز جو پہلے آپ کو بظاہر مشتبہ دکھائی دیتی تھی یا متشابہ دکھائی دیتی تھی۔ سمجھتے تھے کہ ایک طرف ایمان ہو اور دوسری طرف (انحراف۔ ناقل) ہو تو دونوں میں سے سچائی کیا ہے؟۔

اب دیکھیں قرآن کریم کے مطالعہ کی روشنی میں کس طرح کھل کر الگ الگ واضح ہو کر دکھائی دینے والی چیزیں ہیں (انحراف۔ ناقل) کی اور صفات ہیں ایمان کی اور صفات ہیں اور ان دونوں میں کوئی اشتباہ نہیں جس طرح دن اور رات میں اشتباہ نہیں ہو سکتا، اس طرح ایمان اور (انحراف۔ ناقل) میں کوئی اشتباہ نہیں ہو سکتا۔ لالچ دینے کا جہاں تک تعلق ہے، کثرت کے ساتھ مجھے ایسے خط ملتے رہتے ہیں جہاں نوکر پیشہ احمدی لکھتے ہیں کہ ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ تم صرف توبہ کر لو اور ہم تمہیں اگلی ترقی دے دیتے ہیں بلکہ جو پہلے تمہارے حقوق چھینے گئے تھے، وہ سارے واپس کر دیں گے۔ لیکن ہمارا ان کو جواب یہ ہے کہ ہم ان ترقیات کے منہ پر تھوکتے بھی نہیں ہیں۔ پھر ایسے خط ملتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہیں نوکری سے نکالنے لگے ہیں۔ اب وقت ہے کہ تم توبہ کر لو۔ اگر تم توبہ کر لیتے ہو تو تمہاری نوکری بچ جاتی ہے۔ سینکڑوں ایسے احمدی ہیں جنہوں نے نوکریوں کو ٹھوکریں مار دیں اور ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کی اور یہ جواب دیا کہ ہمارا رازق ہمارا خدا ہے تم ہمارے رازق نہیں ہو۔ نوکریوں کے بدلے اور رزق کے بدلے ہم اپنے ایمان کو بیچ نہیں سکتے۔

اب یہ دیکھیں کہ ایمان اور (انحراف۔ ناقل) میں کتنا فرق ہے۔ مذہب تبدیل کروانے کی خاطر لالچیں دینا (انحراف۔ ناقل) سے تعلق رکھتا ہے اور

مذہب تبدیل کرتے ہوئے اپنے حقوق کو قربان کر دینا یہ ایمان سے تعلق رکھتا ہے پس پاکستان میں کثرت کے ساتھ ایسی مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔ پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ ردّی لوگ ہیں جو ادھر چلے جاتے ہیں اور آنے والے جو ہیں وہ اچھے ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے بھی آپ دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ جماعت احمدیہ میں جتنے شامل ہوتے ہیں وہ ان کے ردّی لوگ نہیں ہوتے دو قسم کے آنے والے ہیں۔ لیکن ایک قسم وہ ہے۔ میں دوسری قسم کا بھی ابھی ذکر کروں گا اور اس میں بھی علامتیں بالکل واضح ہوں گی۔ ایک قسم وہ ہے جو ان میں سے بہترین ہے۔ ان کی اپنی سوسائٹی جانتی ہے کہ وہ نسبتاً سچے لوگ ہیں صاف گو لوگ ہیں۔ ایمان دار لوگ ہیں اور ان کے اندر کچھ ایسی خوبیاں ہوتی ہیں جن کو سوسائٹی میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جب وہ ایمان لاتے ہیں تو سوسائٹی میں ایک اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم تو اچھے بھلے تھے جس طرح حضرت صالحؑ کو ان کی قوم نے کہا کہ تم سے تو امیدیں وابستہ تھیں۔ تمہیں کیا ہو گیا؟ یہ کیا حرکت کر بیٹھے؟ اور جماعت میں سے جو ادھر جاتا ہے، اس کے متعلق ہمیشہ یہ اطلاع ملتی ہے کہ یہ صاحب تو کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے یہ گند تھا فلاں گند تھا کبھی چندہ نہیں دیا۔ کبھی نماز نہیں پڑھی فسادات میں سب سے آگے۔ پارٹی بازی میں پیش پیش تو ان کو تو پہلے نکال دینا چاہیئے تھا میں پھر امورِ عامہ کو بعض دفعہ لکھتا ہوں کہ "دینا چاہیئے تھا" اب کیوں بتاتے ہو۔ بہتر یہ تھا کہ پہلے وقت پر بتاتے اور اس معاملے میں جماعت کو پاک اور صاف کرنے کی آج کل شدید ضرورت ہے کیونکہ پاک اور طیب میں تمیز کرنا بھی انبیاء کا ایک کام ہے اور وہ لوگ جو جماعت کے اندر داخل ہوتے ہیں، ان کو پاک ہونا پڑے گا۔ اگر وہ پاک ہو رہے ہیں تو پھر ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ خواہ وہ درجۂ کمال تک نہ پہنچیں۔ لیکن اگر وہ پاک ہونے کی بجائے خبیث ہو رہے ہیں۔ دن بدن ان کی گندی عادتیں بڑھ رہی ہوں اور نظام جماعت خاموش بیٹھا رہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نظامِ جماعت نے وہ فرض ادا نہیں کیا جو قرآن کریم نے انبیاء کے سپرد اس پہلو سے کیا ہے کہ تم ان میں سے خبیث اور طیب میں تمیز کیا کرو۔ اور ایک کو دوسرے سے الگ کرتے رہو۔ دوسرا طبقہ جو غیروں سے آیا ہے اس میں ایک حصہ گندوں کا بھی ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ ڈاکو بھی آجاتے ہیں۔ چور بھی آجاتے ہیں۔ بڑے بڑے لفنگے بھی جو اپنی سوسائٹی میں لفنگے سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی آتے ہیں اور بعض دفعہ جماعت سے نسبتاً اچھے دکھائی دینے والے لوگ بھی غیروں میں چلے جاتے ہیں اگرچہ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے لیکن یہاں بھی بڑی واضح اور قطعی تمیز ممکن ہے چنانچہ غیروں میں سے جو گندے ہوں۔ شرابی کبابی یا اور گناہوں میں ملوث ہوں جب وہ احمدیت میں داخل ہوں وہیں تطہیر کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور ایسا آدمی جو جماعت میں داخل ہو اور اس سے پہلے گندا ہو یقیناً جماعت میں داخل ہونے کے بعد اصلاح شروع کر دیتا ہے اور بعض تو انقلابی اصلاح کرتے ہیں۔

سندھ کے ایک احمدی کا ذکر :۔ ایک دفعہ سندھ کے دَورے پر مجھے ایک دوست کا تعارف کرایا گیا کہ وہ ہر شرعی عیب میں مبتلا، ڈاکو اور ظالم اور سفاک انسان تھے اور سارے علاقے میں ان کا رعب تھا اور ان کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس سے زیادہ گندا انسان اور اس سے زیادہ ظالم انسان کوئی نہیں۔ احمدی ہوا تو یک دفعہ ان ساری بدیوں کو خیرباد کہہ بیٹھا۔ خیرباد تو نہیں یعنی جہنم رسید کر بیٹھا۔ اور ایسی کامل توبہ کی کہ وہی شخص اس علاقے میں ولیوں میں شمار ہونے لگا۔ یہ مضمون جو ہے "چوروں قطب بنانا" جس کو پنجابی میں کہتے ہیں، یہ وہ مضمون ہے۔ تو ایمان تو اپنی واضح علامتیں رکھتا ہے۔ اگر اندھیرا روشنی کے ساتھ مشتبہ نہیں کیا جا سکتا تو کیسے ممکن ہے کہ (انحراف۔ ناقل) کو ایمان کے ساتھ مشتبہ کر دیا جائے اس کے برعکس جو احمدی یعنی پہلے احمدی تھے اور بظاہر وہ اچھے نظر آتے تھے وہ جب غیروں کے ساتھ جا کے ملتے ہیں تو آپ ان کے حالات کا جائزہ لے کے دیکھیں، بلا اشتباہ ان کے اندر اعمال کا انحطاط شروع ہو جاتا ہے ان کے اندر نہ صرف اپنی ذات میں انحطاط شروع ہوتا ہے بلکہ اکثر صورتوں میں ان کی اولادیں مذہب سے ہی بھاگ جاتی ہیں۔ اور میں نے جہاں تک ان (منحرفوں۔ ناقل) کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے جو جماعت میں بظاہر کوئی مقام رکھتے تھے ان کی اولادوں کی بھاری اکثریت دہریہ ہو چکی ہے اور کوئی بھی مذہب سے یا دین سے ان کا تعلق نہیں رہا تو کون کہہ سکتا ہے کہ ایمان اور (انحراف۔ ناقل) ایک ہی جیسی چیزیں ہیں صرف زاویہ بدلنے سے مختلف دکھائی دیتی ہیں۔

علاوہ ازیں جہاں تک لالچ کا تعلق ہے، قرآن کریم ایک اور بڑی نمایاں بات پیش کرتا ہے کہ یہ لوگ جو لالچ دیتے ہیں، اس کے نتیجے میں اکثر تو دھوکہ ہے لیکن بعض دفعہ رزق ان کے لگا بھی دیئے جاتے ہیں۔ لیکن رزق ان لوگوں کے لگتے ہیں جو گند بولنے میں زیادہ بڑھے ہوئے ہوں اور تکذیب میں آگے جائیں غریب کے رزق نہیں لگتے ان کے ساتھ صرف دھوکہ ہے چنانچہ میں نے اس بات کا بھی گہری نظر سے جائزہ لیا اور وسیع نظر سے جائزہ لیا ہے۔ احمدیوں میں سے جو (منحرف۔ ناقل) ہوتا ہے اس نے اگر ان لوگوں سے اپنا رزق لگوانا ہے تو اسے دن بدن زیادہ بکواس کرنی پڑے گی۔ جتنا زیادہ وہ گند بولے گا اور تکذیب میں آگے بڑھے گا اتنے اس کے لئے رزق کے امکانات ہوں گے اور کچھ دروازے کھولے جائیں گے جہاں وہ خاموش ہو کر بیٹھا وہاں ردّی کے طور پر پھینک دیا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے .... (سورۃ الواقعہ: آیت ۸۳) کیسے جاہل اور بیوقوف لوگ ہو! اس بات پہ رزق لگا بیٹھے ہو کہ تم تکذیب کرو لیکن یہ مرتد ہونے والے ہوتے ہی بے وقوف ہیں۔ ان بے چاروں کو اپنے نفع نقصان کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا تو وہ رزق کی خاطر پھر گند بولتے ہیں اور دوسروں کو بھی لالچ دیتے ہیں کہ آؤ تاکہ ہم تمہارا رزق لگائیں۔

اس کے برعکس (ایمان والوں۔ ناقل) کی یہ شان ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، وہ قربانی کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ اپنے اموال غیروں کے سامنے لٹواتے ہیں بلکہ (صاحب ایمان۔ ناقل) ہونے کے بعد ہر حالت میں وہ دین کی خاطر خرچ کرنے لگ جاتے ہیں .... (سورۃ آل عمران: ۱۳۵) ۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو اچھے حال میں ہوں تب بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگ حال میں ہوں تب بھی خرچ کرتے ہیں اور (منحرفین۔ ناقل) میں آپ کو کوئی بھی ایسا نہیں دکھائی دے گا۔ آپ سارے (منحرفین۔ ناقل) کے حالات پر نظر ڈال کے دیکھ لیں وہ غیروں سے لینے والے تو ہیں۔ ان کی خاطر دینے والے کچھ نہیں۔ جس مذہب کو وہ بظاہر سچا کہہ کر قبول کرتے ہیں، اس مذہب کی خاطر کوئی قربانی نہیں کر رہے ہوتے۔ پس قرآن کریم نے تو یہ مضمون اتنا کھول کھول کے واضح فرما دیا ہے کہ کسی موٹی سے موٹی عقل والے کے لئے بھی یہ بات مشکل نہیں رہنے دی کہ (انحراف۔ ناقل) کیا ہوتا ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے؟

حضرت بانئ سلسلہ کے حق میں نشانات :۔ پس ان لوگوں نے جہاں تک زور لگایا جماعت کے اندر رخنہ پیدا کرنے کا اور (انحراف۔ ناقل) پیدا کرنے کا، اس کا نتیجہ، ماحصل صرف یہ ہوا کہ کچھ لوگ ایسے ان کو ملے جن سے جماعت ناراض تھی اور ان سے ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور بعض دفعہ انتظامی کارروائیاں کیں۔ ایسے لوگ ان کی طرف گئے جن کو خالصۃً پیسے کی لالچ دی گئی اور پیسے کی لالچ اختیار کرتے ہوئے انہوں نے تکذیب کو پیشہ بنا لیا اور دل ان کے ایمان سے خالی تھے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہاں جا کر جس کو ایمان کے طور پر قبول کیا، اس کی خاطر کبھی کوئی مالی قربانی نہیں کی بلکہ لینے والے مومن ہیں، یہ دینے والے اور خرچ کرنے والے مؤمن نہیں ہیں۔ غرض یہ کہ اس پہلو سے آپ تفصیلی جائزہ لیتے چلے جائیں تو آپ کو خود پاکستان ہی میں اس (انحراف۔ ناقل) کی مہم کے سال میں حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) کی صداقت کے حیرت انگیز نشان ابھرتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ ہر (انحراف۔ ناقل) کے واقعہ میں قرآن کریم کی صداقت کا اعلان بھی ہے اور جماعت احمدیہ کی صداقت کا اعلان بھی کیونکہ بلا استثناء ان (انحراف۔ ناقل) کے واقعات پر قرآن کریم کی کوئی نہ کوئی آیت گواہ کھڑی ہے کہ تم (منحرف۔ ناقل) ہو (صاحب ایمان ناقل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہو۔ اور ہر وہ شخص جو ان سے روگردانی کرکے احمدیت میں داخل ہوتا ہے اس کے اوپر بھی قرآن کی ایک نہیں کئی آیات گواہ کھڑی ہو جاتی ہیں کہ تمہیں (منحرف ۔ ناقل) کہنا جھوٹ اور ظلم ہے ۔ تم (صاحب ایمان ۔ ناقل) ہو۔ کیونکہ تم میں قرآن کریم کی بیان کردہ ...... صفات پائی جاتی ہیں اور ان سب کے علاوہ اس وہم کو دور کرنے کے لئے کہ شاید ابھی ایمان اور (انحراف ۔ ناقل) میں کوئی شبہ باقی ہو، قرآن کریم نے ایک عظیم الشان مضمون بیان فرمایا ہے جو روز روشن کی طرح سورج جس طرح کھلے دن میں چڑھ جاتا ہے یا کھلا دن جس طرح سورج کی روشنی میں پیدا ہوتا ہے ۔ اس طرح ایمان اور (انحراف ۔ ناقل) کے فرق کو نمایاں کر دینے والی ایک میزان ہے ۔ قرآن کریم فرماتا ہے ....

(سورۃ المائدہ: آیت ۵۵) اے ایمان لانے والو! اگر تم میں سے کوئی مرتد ہو جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں بالکل پریشان نہ ہو۔ (یعنی یہ فقرہ جو میں بول رہا ہوں، یہ IMPLIED ہے، لفظی ترجمے میں شامل نہیں لیکن مضمون یہی ہے کہ) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو!! اگر تم میں سے کوئی مرتد ہو جائے تو ہرگز پریشانی کی ضرورت نہیں ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ .... ایک ایک مرتد کے بدلے خدا تمہیں قومیں عطا کرے گا اور وہ قومیں ایسی ہوں گی جو کوئی نفاق نہیں رکھتی ہوں گی وہ تم سے محبت کرنے والی ہوں گی تم ان سے محبت کرنے والے ہو گے ..... کہ مومنوں کے لئے بے انتہاء منکسر مزاج اور رحمت کرنے والی اور شفقت کرنے والی اور منکرین اور کافروں کے لئے وہ بہت ہی سخت ہوں گی اور وہ تمہارے ساتھ مل کر ان لوگوں کے خلاف جہاد شروع کر دیں گے ...... اور کسی لعنت ملامت کرنے والے کی لعنت ملامت سے کوئی خوف نہیں کھائیں گی ۔ یہاں ایک اور مضمون بھی بیان کر دیا کہ ارتداد کی ایک وجہ لعنت ملامت بھی ہوا کرتی ہے اور اس میں IMPLIED ہے یہ بات ۔ اس کے اندر یہ بات مضمر ہے ۔ فرمایا کہ نئے آنے والے وہ صفات نہیں رکھیں گے جو جانے والوں کی صفات تھیں گویا جانے والوں کی ایک صفت یہ بھی تھی کہ وہ اس لئے (منحرف ۔ ناقل) ہوئے کہ معاشرے نے ان کے اوپر لعنتیں ڈالیں ۔ جیسا کہ اس وقت پاکستان میں کثرت کے ساتھ ہر احمدی پر اس کے ماحول کے رہنے والے لعنتیں ڈال رہے ہیں ۔ ان پر ملامتیں پھینک رہے ہیں ۔ ان کو کہہ رہے ہیں کہ تم ذلیل اور رسوا ہو رہے ہو ۔ کیوں ہم میں واپس نہیں آ جاتے ۔ آؤ ہم سے عزتیں حاصل کر لو ۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ ان میں سے بعض کمزور اس وجہ سے بھی غیروں میں شامل ہوئے ہوں گے کہ وہ دنیا کی لعنتوں اور ملامتوں سے ڈر گئے اور انہوں نے یہ قبول کر لیا کہ چاہے جھوٹ ہی ہو لیکن اکثریت کے جھوٹ کے ساتھ شامل ہو جائیں گے اور دنیا کی عزتیں ہمیں حاصل ہو جائیں گی فرمایا :۔ ایسے لوگوں کے بدلے خدا تم سے وعدہ کرتا ہے کہ ایک ایک کے بدلے تمہیں قومیں عطا کرے گا ۔ اور وہ ایسی قومیں ہوں گی جو ہر اس برائی سے پاک ہوں گی جس برائی کے نتیجے میں تم میں سے بعض لوگ (منحرف ۔ ناقل) ہوئے .... یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کا فضل انسانوں سے بنایا نہیں جایا کرتا ۔

ایک منحرف کے بدلے ایک ہزار بیعتیں :۔ اب مقابلہ کر کے دیکھ لو ۔ کتنا

عظیم الشان چیلنج ہے ۔ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے گا وہ دے گا اور تم زبردستی اس فضل کو تبدیل نہیں کر سکتے ۔ خدا کی تقدیر میں دخل دینے کی تمہیں کوئی جا نہیں ہے ۔ پس اگر یہ مقابلہ کر کے دیکھنا ہے اور یہ معلوم کرنا ہے کہ (صاحب ایمان ۔ ناقل) کون ہے اور (منحرف ۔ ناقل) کون ہے تو دیکھو فضل کس پر نازل ہوتے ہیں اور کون اس پہلو سے فضلوں سے محروم ہے ۔ میں نے گن گن کر ان (منحرفین ۔ ناقل) کا جائزہ لیا جو اس نہایت شدید مخالفت کے دور میں ، اس اہم سال میں (انحراف ۔ ناقل) اختیار کر گئے ہیں اور ان کے مقابل پر فی (منحرف ۔ ناقل) ایک ایک ہزار بیعتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں ۔ یہ سال پورا ہو جائے میں آپ کے سامنے اعداد و شمار رکھوں گا ۔ آپ حیران ہو جائیں گے ۔ اب تک تو ایک ہزار سے کم نہیں ہے ۔ جتنے بدنصیب پاکستان میں اس دباؤ کے نتیجے میں (منحرف ۔ ناقل) ہوئے ہیں ، ان لالچوں کے نتیجے میں ، عزتوں کی حفاظت

کے نتیجے میں جو جو بھی ان کے منشار یا مقاصد تھے ان کے نتیجے میں وہ (منحرف ۔ ناقل) ہوئے ان میں سے ہر ایک کے بدلے میں خدا نے دنیا میں ایک ایک ہزار احمدی عطا کیا ۔ اور یہ پہلو میرے سامنے اب آیا ہے یعنی اس آیت کے مطالعہ کے بعد کہ وہ جو آنے والے لوگ ہیں وہ ...... بہت اچھے ثابت ہوں گے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ میں صرف تعداد پوری نہیں کروں گا ۔ اصل جھگڑا تعداد کا نہیں تھا بلکہ کوالٹی کا تھا کہ اس جانے والے کی حیثیت کیا تھی ؟ اور قرآن کریم کے نزدیک اصل نقصان حیثیت کا ہوا کرتا ہے نہ کہ تعداد کا تو یہ قرآن کریم کی عظمت کا ایک نشان ہے کہ اس آیت میں کس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اصل مضمون کو ابھار کر ہمارے سامنے رکھ دیا ۔ یہ نہیں فرمایا کہ ایک ایک کے بدلے تمہیں قومیں عطا کروں گا ۔ فرمایا ایک ایک گندے کے بدلے اچھے صالح لوگ ، پاکیزہ لوگ عطا کروں گا ۔ کیونکہ اگر صرف تعداد کا مقابلہ ہو تو پھر تو (صاحب ایمان ۔ ناقل) ، ہمارے ہی ہوتے ہیں ۔ کیونکہ دنیا کی بھاری اکثریت ان کو جھوٹا سمجھتی ہے ۔ ان سے روگردانی کرتی ہے ان میں سے ایک حصہ ان پر ظلم کرتا ہے تو تعداد کا اگر خالی مقابلہ ہو تو پھر تو ایمان اور (انحراف ۔ ناقل) میں فرق کرنا مشکل ہو گا تو خدا تعالیٰ نے اس ایک آیت میں ایمان اور (انحراف ۔ ناقل) کا کیسا نمایاں فرق کر دیا ۔ فرمایا دیکھو! جتنے جانے والے لوگ تھے ، وہ بزدل ، کمینے ، آپس میں دشمنیاں کرنے والے اور غیروں سے ڈرنے اور ان کے سامنے جھکنے والے اور پھر اس کے علاوہ لومۃ لا ئم سے ڈرنے والے لوگ تھے اب آپ ان صفات کا (منحرفین ۔ ناقل) پر اطلاق کر کے دیکھ لیں ۔ ہر جگہ یہ آپ کو ثابت ہوتی ہوئی دکھائی دیں گی ۔ اطلاق پاتی ہوئی دکھائی دیں گی ۔ فرمایا ! جو آنے والے ہیں وہ ایسے نہیں ہوں گے یہ میرا وعدہ ہے ۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ سال جو مولویوں نے احمدیت کو مٹانے کا سال بنایا تھا اور یہ منظور چنیوٹی وغیرہ اس قماش کے مولوی بڑی بڑی شان سے یہ دعوے کر رہے تھے کہ تم دیکھنا یہ سال احمدیت کے مٹنے اور نابود ہونے کا سال ہو گا ۔ فلاں ستمبر کی تاریخ تک میں تو ہوں گا جماعت احمدیہ دنیا میں نہیں ہو گی ۔ اس قسم کے دعوے کر رہے تھے ۔ آج دیکھ لیں کیسی ذلت کے سامان خدا نے ان کے لئے مہیا فرمائے ۔ ہر جگہ ان کے نزدیک جو مومن ہوئے ہیں ان کے اوپر قرآن کریم کی (انحراف ۔ ناقل) کی علامتیں صادق آ رہی ہیں ہر جگہ ان کے نزدیک جو مرتد ہوئے ہیں ان کے اوپر قرآن کریم کے مطابق ایمان کی علامتیں صادق آ رہی ہیں ۔ پس یہ کوئی گھٹیا ، کوئی نقصان والا سودا نہیں ہے ۔

انگلستان کے ایک منحرف کا تذکرہ :۔ جہاں تک انگلستان کی جماعت کا تعلق ہے

اللہ کے فضل سے یہ دن بدن بڑھ رہی ہے ۔ یہاں اس سال باہر سے آیا ہوا صرف ایک شخص (منحرف ۔ ناقل) ہوا اور اس کے (انحراف ۔ ناقل) کی وجہ بھی جو سب لوگوں کو علم ہے کہ (انحراف ۔ ناقل) سے پہلے جماعت نے اس کی بعض بے ہودگیوں کی وجہ سے اس کے اوپر ایکشن لیا ۔ اس کو ناراضگی کا نشانہ بنایا اور پھر وہ اپنی انتقامی کارروائی کے طور پر بھاگا ہے لیکن چند دن ہوئے مجھے اس کا ایک واقعہ معلوم ہوا جس سے مجھے بہت لطف آیا کہ کس طرح اس نے اپنے ایک فعل سے اپنا شیطان ہونا ثابت کر دیا ہے قرآن کریم فرماتا ہے کہ شیطان لالچیں دے کر اپنے ساتھ شامل کرتا ہے ۔ چنانچہ اس شخص نے دو عرب نوجوانوں کے لئے ایک موٹر بھجوائی اور کہا کہ تمہاری بڑی عزت افزائی ہو گی تم ہمارے پاس آ جاؤ ۔ ان نوجوانوں نے رد کر دیا کہ بالکل نہیں ۔ ہمیں تمہارے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ پھر دوبارہ ان کو کار بھجوائی اور پیغام بھیجا کہ منظور چنیوٹی سے ملاقات ہو گی اور یہ یہ تمہارے لئے ہم رزق کے سامان کریں گے ۔ جو تمہیں اب نوکری میں مل رہا ہے اس سے بہت زیادہ ہم تمہیں دیں گے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں تمہارے رزق کی کوئی ضرورت نہیں ہمیں جوتی کی بھی پرواہ نہیں اور آئندہ ہمارے پاس ایسے پیغام نہ بھیجنا ۔ تو سوال یہ ہے کہ قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ ایمان بدلنے کے لئے شیطان لالچ دیا کرتا ہے ۔ پس وہ (منحرف ۔ ناقل) ہونے والا اپنی شیطانیت پر گواہ بن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا کیونکہ لالچ دے کر اس نے قرآن کریم کی آیت کا مصداق بنتے ہوئے اپنے اس گند کا ثبوت مہیا کر دیا کہ قرآن کے نزدیک وہ حرکت جو شیطانوں کی حرکت ہے وہ میں کر رہا ہوں۔

اور یہی مضمون ہے جو سارے پاکستان میں آپ کو دکھائی دے گا مسلسل شیطان احمدیوں کو لالچیں دے رہا ہے۔ کہیں دباؤ ڈال رہا ہے۔ کہیں لالچ دے رہا ہے اور اس کے سوا ان کو تبلیغ کا کوئی ذریعہ معلوم نہیں۔ یہی دو ذریعے رہ گئے ہیں جن کے ذریعے یہ احمدیت کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور خدا کے فضل کے ساتھ جس شان کے ساتھ جماعت احمدیہ پاکستان نے استقامت کے نمونے دکھائے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مذاہب کی تاریخ میں شاذ ہی ایسے واقعات ہوئے ہوں گے۔ آج ایک حیرت انگیز تاریخ بن رہی ہے کبھی دنیا کی کسی قوم نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب نہ ہوتی ہو اس شان کے ثباتِ قدم کے نمونے نہیں دکھائے جس شان کے ساتھ آج پاکستان میں جماعت احمدیہ دکھا رہی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم یہ بھی فرماتا ہے کہ ان میں سے بعض کمزور وقتی طور پر ظاہراً ارتداد اختیار کر لیتے ہیں لیکن محض اس لئے کہ ان کو سخت مجبور کر دیا گیا۔ ان لوگوں پر کوئی حرف نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے کمزور بندے بھی ہیں۔ پس ان لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں۔ چنانچہ قرآن فرماتا ہے کہ .... (سورۃ النحل: آیت ۱۰۷) کہ دیکھو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ایمان لانے کے بعد ان پر خدا کا غضب نازل ہوگا اور عذاب عظیم ان کو ملے گا لیکن ان میں استثناء ہیں کہ مجبور ہو چکا ہو لیکن واقعتہً وہ دل میں (صاحبِ ایمان - ناقل) ہو...... اس کا دل ایمان پر پوری طرح مطمئن ہو لیکن وہ شخص مجبور کر دیا گیا ہو ...... وہ شخص مجبور کر دیا گیا ہے.... ہاں وہ لوگ جن کا دل کفر پر کھل گیا ہے ان لوگوں کو سزا ملے گی۔

چنانچہ ایسے لوگوں کی بھی کثرت سے اطلاعیں مل رہی ہیں اور ایک طرف یہ لوگ اخبارات میں اعلانات شائع کرتے ہیں کہ فلاں (منحرف۔ ناقل) ہوگیا۔ فلاں (منحرف۔ ناقل) ہوگیا۔ فلاں (منحرف۔ ناقل) ہوگیا۔ جب تحقیق کی جاتی ہے تو ان میں سے بہت سے احمدی ہوتے ہی نہیں۔ جو ہوتے ہیں ان پر وہ حالات صادق آتے ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں اور ان میں سے بھی بعض پھر بہت جلدی بڑے بڑے دردناک خط معافی کے لئے لکھتے ہیں اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہم اب ہر تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں لیکن جب سے ہم نے مجبور ہو کر احمدیت سے توبہ کی ہے ہم ایک جہنم میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر یہ آیت صادق آتی ہے...... (کہ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کر دیا ہو (ناقل) .... سوائے اس کے کہ کوئی شخص مجبور کر دیا گیا ہو.... اور اس کا دل ایمان پہ مطمئن ہو وہ لوگ پھر وہاں ٹھہر ہی نہیں سکتے پس یہ جانے والوں کی خبریں تو دے رہے ہیں۔ جو آ رہے ہیں ان کی خبریں نہیں شائع کرتے، حالانکہ ان لوگوں میں سے مسلسل آ بھی رہے ہیں اور کچھ ایسے بھی حیرت انگیز خطوط ملتے ہیں کہ بیویاں اور بچے لکھتے ہیں کہ ہمارے خاوند نے یا باپ نے یہ حرکت کی ہے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ ہم اس کو چھوڑ کر الگ آ کر بیٹھ گئے ہیں ہمیں کوئی پرواہ نہیں جو کچھ ہم سے ہوتا ہے لیکن ہم اپنے خاوند کی طرح بزدل نہیں بن سکتے یا اپنے باپ کی طرح بزدل نہیں بن سکتے۔

چک سکندر کے مخلص بچوں کا دردناک خط:۔

ابھی چند دن ہوئے چک سکندر سے ایک خط کسی طرح سمگل کر کے بچوں نے بھجوایا۔ اسی مضمون کا وہ بڑا ہی دردناک خط ہے۔ بچے لکھتے ہیں کہ ہمارے متعلق بھی آپ کو اطلاع ملی ہوگی کہ ہم (منحرف - ناقل) ہو گئے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہمارا باپ ہوا ہے اور ہم نہیں ہوئے۔ ہم جب حضرت (ربانی سلسلہ۔ ناقل) کی نظمیں گھر میں پڑھتے ہیں تو ہمیں سخت مارتا ہے اور تشدد کرتا ہے اور اس کے بعد ہم روتے پیٹتے پھر کچھ دیر کے لئے چپ کر جاتے ہیں پھر ہم شروع کر دیتے ہیں اس لئے ہمارے متعلق ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ ہم بھی اپنے (منحرف۔ ناقل) باپ کے ساتھ شامل ہیں۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ جب تک اس معاشرے کا دباؤ ہے ہم کھل کر باہر نہیں آ سکتے مگر ہمارے دل (صاحب ایمان - ناقل) ہیں اور ہمارے اعمال بھی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں۔ اس قسم کا یعنی الفاظ یہ نہیں مگر اس مضمون کے ان کے خط ملے اور پھر کھاریاں سے بھی اسی قسم کا ایک خط ملا۔ اور بھی ایسے آنے شروع ہوئے ہیں۔ پس وہاں جہاں دباؤ کے ذریعے (منحرف۔ ناقل) کیا جا رہا ہے وہاں اللہ کے فضل کے ساتھ احمدیت میں واپسی کی اور بڑی شرمندگی کے ساتھ واپسی کی ایک رَو بھی شروع ہو چکی ہے۔

پس میں اس وقت آخر پر آپ سے اس دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ یہ سال جو جماعت احمدیہ کے لئے ایک تبتین کا سال ہے کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے کا سال ہے اور ہر پہلو سے خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دوسرے لوگوں سے ممتاز اور جدا کر کے دکھا رہا ہے اور جماعت احمدیہ کے ایمان پہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تصدیق کی مہریں لگتی چلی جا رہی ہیں۔ پس اس سال میں خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ پاکستان کے احمدیوں کو مزید ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ان کو حوصلہ دے ان کی برداشت کی طاقت کو بڑھائے جو شدید قسم کی زبانی اذیتیں ان کو پہنچائی جا رہی ہیں یا تحریری اذیتیں ان کو پہنچائی جا رہی ہیں اور ان اذیتوں کا ان کو سب سے زیادہ صدمہ ہے اور یہ وہ دکھ ہے جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم سے برداشت نہیں ہوتا اور اکثر جو شکائتیں ملتی ہیں وہ جسمانی جبر اور تشدد کے خلاف نہیں بلکہ اس قسم کے جبر و تشدد کے خلاف ہیں جہاں احمدی طلباء کو گندی گالیاں دی جا رہی ہیں حضرت (ربانی سلسلہ۔ ناقل) کے خلاف روزانہ ان کے سامنے، کلاس روم میں، باہر، کھانے کے کمروں میں بکواس کی جا رہی ہے۔ ہر قسم کے پلید لفظ ان کے لئے بولے جا رہے ہیں۔ گلیوں میں ان کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ شہروں میں، دیہات میں۔ یہ وہ تکلیف ہے اور عذاب ہے جس کو وہ بڑے حوصلے سے برداشت کر رہے ہیں اور لومۃ لائم سے وہ نہیں ڈر رہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ خاص طور پر دردناک دعاؤں کے ذریعے ان کی مدد کریں۔ صبر کی ایک انتہاء ہوتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری انتہاء ہو چکی ہے اب ہم اور کیا کریں۔

اس لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اب ان سے صبر کا یہ ابتلاء ٹال دے اور جزاء کا جو نظام ہمارے لئے دنیا میں جاری ہے وہ پاکستان میں بھی جاری فرمائے۔ وہاں بھی ایسے حالات تبدیل فرما دے کہ یہ لوگ کھل کر اپنے دلوں کی امنگیں ظاہر کر سکیں۔ کھل کر اپنے دماغ کے خیالات ظاہر کر سکیں۔ کھل کر اپنے زندہ رہنے کے حق استعمال کریں اور خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر جو امنگیں ان کے سینوں میں مچل رہی ہیں اور باہر نکلنے کی راہ نہیں پا رہیں، اللہ تعالیٰ ان کی روکیں دور فرمائے اور یہ کھل کر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کے دین کی خدمت میں ہر میدان میں آگے دوڑنا شروع کر دیں اور ان کی تمام روکیں دور ہو جائیں۔ ان کی تمام سلاسل ٹوٹ جائیں ان کی تمام پابندیاں ختم ہو جائیں اور خدا ایک نیا دَور پھر ایک کے بدلے ہزار عطا کرنے کا پاکستان میں بھی جاری فرمائے ہم تو ان کو باہر سے بتا رہے ہیں لیکن ان کے دل کی تمنا تو یہی ہوگی کہ خدا ہمیں یہاں دکھا۔ اس ملک میں جہاں ہم سے یہ ظلم ہو رہا ہے، یہاں اپنے فضل نازل فرما اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اپنے سینے ٹھنڈے کریں۔ پس یہ دعائیں ہیں جن میں خصوصیت سے احباب جماعت پاکستان کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔ اور مظلوموں کے لئے پھر دعائیں کریں ان بچوں کے لئے ان عورتوں کے لئے جو کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن شکوہ زبان پر نہیں لاتے۔ اللہ ان کے سارے غم دور فرمائے۔ ان کے سارے نقصانات جو ہیں، وہ لا متناہی فوائد کی صورت میں ان پہ نازل ہوں اور جو کچھ کھویا ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ پانے والے ہوں۔"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ، مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم میں "حضرت اماں جان اور تربیت اولاد" کے موضوع پر لکھا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جو اولاد حضرت (اماں جان) کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ سب ہی کے متعلق الٰہی بشارات تھیں لیکن ان کی تربیت میں بھی حضرت (اماں جان) نے ایک اہم کردار ادا کیا۔ اس سلسلہ میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی ایک تحریر جو حضرت (اماں جان) کی تربیت کے زریں اصولوں پر روشنی ڈالتی ہے۔ درج کی جاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتی ہیں۔

"اصولی تربیت میں مَیں نے اس عمر تک بہت مطالعہ عام و خاص لوگوں کا کرکے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی (بجز معمولی اردو خواندگی کے) مگر جو آپ کے اصولِ اخلاق و تربیت ہیں ان کو دیکھ کر مَیں نے یہی سمجھا ہے کہ خاص خدا کا فضل (   ) کی تربیت کے سوا کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ سب کہاں سے سیکھا۔

۱۔ بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کرکے اس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا۔ یہ آپ کا بڑا اصول تربیت تھا۔

۲۔ جھوٹ سے نفرت اور غیرت و غنا آپ کا اوّل سبق ہوتا تھا۔ ہم لوگوں سے بھی آپ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچے میں یہ عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے پھر بیشک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں جس وقت بھی روکا جائے گا۔ باز آجائے گا۔ اور اصلاح ہو جائے گی۔ فرماتیں کہ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی پختہ عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اس کی ہی امید ہے یہی آپ نے ہم لوگوں کو سکھا رکھا تھا۔ اور کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ہم والدین کی عدم موجودگی کی حالت میں بھی ان کے منشاء کے خلاف کرسکتے ہیں۔"

حضرت (اماں جان) ہمیشہ فرماتی تھیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا۔ بلکہ زیادہ متنفر کرتا۔ مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا اور ہم بہ نسبت آپ کے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے دنیا کے عام قاعدے کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے۔ اور مجھے یاد ہے کہ حضور اقدس سے حضرت والدہ صاحبہ کی بے حد محبت قدر کرنے کی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں اور بھی بڑھا کرتی تھی۔ بچوں کی تربیت کے متعلق ایک اصول آپ یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ۔ دوسرے ان کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی سب اولاد دین کے لئے وقف تھی۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ اگر باپ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کرتے ہیں تو مائیں روک بن جاتی ہیں۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نئے سال پہلے سال کی نسبت سے بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے لکھوائیں۔ تاکہ غلبۂ دین حق کی آسمانی مہم اپنی پوری شان سے جاری رہ سکے۔

اخبار احمدیہ

• مکرم طارق محمود صاحب پانی پتی ابن مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی کی ٹانگ کا دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔ جس سے اب خون بہنا بند ہوگیا ہے۔ میوہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

• مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۲۸ اکتوبر ۸۹ء کو بیت المبارک ربوہ میں عزیزہ امۃ الاعلیٰ بنت رانا عبدالغفور خاں صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزم رانا خالد احمد صاحب واقف زندگی ابن رانا عبدالماجد خاں صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی الف کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔

• عزیزہ لبنیٰ شاہد بنت مکرم محمد سلیمان صاحب (نصیرہ) کا نکاح سول انجینئر مکرم قاضی حنیف احمد صاحب ولد مکرم قاضی سعید احمد صاحب حال شو گرمل منڈی بہاؤالدین سے بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء ہوا ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

• مکرم شیخ عبدالسمیع صاحب ابن شیخ عبدالرشید صاحب ساجد کا نکاح عزیزہ راشدہ بشریٰ بنت مکرم محمد ارشد صاحب رانا کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے۔ مکرم شیخ عبدالسمیع صاحب مکرم شیخ عبدالرب صاحب کا پوتا ہے اور عزیزہ راشدہ بشریٰ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی نواسی ہے مولوی صاحب ایڈیٹر اخبار "بدر" اور ہیڈ ماسٹر جامعہ احمدیہ قادیان رہ چکے ہیں

• محترمہ طاہرہ عزیز بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب سابق امیر ضلع جہلم حال ناروے کا نکاح عزیزم منصور احمد ولد مبارک احمد صاحب دارالیمن غربی کے ہمراہ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے پڑھا۔ نکاح کا اعلان بیت ناصر میں مورخہ ۲۶ اکتوبر ۸۹ء کو بعد نماز عصر ہوا۔

سانحۂ ارتحال

محترم منشی محکم الدین جتوئی صاحب جو صوبہ سندھ کے قدیمی احمدیوں میں سے تھے۔ ۱۶ اور ۱۷ نومبر کی رات ایک بجے کے قریب وفات پاگئے۔ ان کی عمر ۹۵ سال تھی۔ موصوف نے ۱۹۲۴ء میں بیعت کی تھی۔ سالہا سال مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ میں اہم جماعتی عہدوں پر خدمات بجالاتے رہے۔ قریباً ۲۰ سال قبل حیدرآباد منتقل ہوگئے تھے موصوف نے اپنی یادگار بیٹیوں کے علاوہ ایک بیٹا مکرم نعمت اللہ جتوئی صاحب اور ۵ پوتے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب صدر جماعت مسن باڈہ کے علاوہ ان کے پوتے امبر احمد اور نواسے امجد علی صاحب موصوف کا جنازہ ربوہ لائے۔ ۱۸ نومبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی وہاں پر مکرم صوفی خدا بخش زیروی صاحب نے دُعا کرائی۔ احباب سے موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

دمہ کورس — ASTHMA COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت ۶۰/-

پرانا نزلہ کورس — CATARRH COURSE — مختصر کورس — قیمت ۱۶/-

زکام کورس — COLD COURSE — مختصر کورس — قیمت ۱۶/-

بندش ناک کورس — NASAL COURSE — مختصر کورس — قیمت ۱۶/-

ٹی بی کورس — T.B COURSE — ۳۰ روزہ کورس — قیمت ۵۰/-

تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)

کیورٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۵۰:۔ میں محمد کمال کے ایس ولد PAHRUDIN پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۸/۴/۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) ایک مکان کا ۱/۴ حصہ اور جوتوں کی دوکان مالیتی -/2.250.000 روپے (۲) چاول کا کھیت برقبہ 840 مربع میٹر کا ۱/۲ حصہ مالیتی -/560.000 روپے (۳) چاول کا کھیت برقبہ 815 مربع میٹر کا ۱/۲ حصہ مالیتی -/582.500 روپے (۴) چاول کا کھیت برقبہ 315 مربع میٹر کا ۱/۴ حصہ مالیتی -/950.000 روپے (۵) موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی -/400.000 روپے (۶) ۱/۴ حصہ سوزکی کار مالیتی -/10.500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/96.000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۸۸/۴/۶ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد کمال کے ایس ولد PAHRUDIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ حسن سنڈی انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ آر۔ محمد المحسن انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۱:۔ میں محمد احمد ولد علی حسن صاحب پیشہ کسان عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸/۵/۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 81 مربع میٹر مالیتی -/2.500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/240.000 روپے ششماہی بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد احمد بن علی حسن صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ بشیر الدین احمد وصیت نمبر ۲۶۰۶۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالرزاق اے۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۱۵۲:۔ MRS. MUNA-WARAH DAENG MAWELONG WIDOW OF AL-HAJ ZAINONG. پیشہ کسان عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸/۹/۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زرعی زمین برقبہ 4988 مربع میٹر مالیتی -/1000.000 روپے (۲) مکان برقبہ 90 مربع میٹر مالیتی -/1500.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت زراعت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MUN-AWARAH DAENG MAWALANG انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ نصیر احمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ تاج الدین ولد جمال صاحب انڈونیشیا۔

تصحیح

مکرم ملک اختر احمد صاحب راولپنڈی کے نکاح کے اعلان میں تاریخ اور حق مہر درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ نکاح ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ۲۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ (مینیجر)

Al-Furqan Motors LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD

FOR GANUINE TOYOTA PARTS

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴/۷، تبت سنٹر

ایم۔ اے جناح روڈ، کراچی ۳

فون ۷۲۴۶۰۶، ۷۲۴۶۰۷، ۷۲۴۶۰۹

• نرینہ اولاد سے محروم
• بے اولاد
• اٹھرا۔ سوکھا، گرمی، گیس
کا
علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید اعوان

ابن

حکیم نظام جان

فون ۷۲۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ، ۴۳۱

برانچیں:

ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس

ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

پوسٹ بکس ۱۶ ● فون : ۶۳۴

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور شفا اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہوتی ہے

● ہمدردانہ مشورہ
● قابل اعتماد
● اصولی علاج کیلئے

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

نظر اور دھوپ کی عینکیں ـــ عام مرمت مفت کیجاتی ہے

داؤد بھائی چشمے والے

رحمت بازار، ربوہ

جوبلی سٹور رحمت بازار، ربوہ

اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار، ربوہ

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینجر الفضل)

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ

چوہدری محمود احمد راجپوت فون گھر: ۶۸۲ دوکان: ۶۸۱

روزنامہ الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ دسمبر ۱۹۸۹ء کے آخری ہفتے میں ضخیم اور مصوّر جلسہ سالانہ نمبر شائع کر رہا ہے۔ یہ نمبر ایک یادگار ہوگا اور خصوصی مضامین و منظومات کے علاوہ قابل دید تصاویر سے مرصّع ہوگا۔

مضمون نگار اور شاعر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تخلیقات جلد ارسال کریں۔ نیز مشتہرین حضرات جلد تر اپنے اشتہارات کی جگہ محفوظ کروالیں لاہور میں ہمارے نمائندہ مکرم عبدالمالک صاحب اور کراچی میں مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(مینجر)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینجر)

تقریبات کی اعلیٰ معیاری فوٹوگرافی ● پولا رائیڈ یا پاسپورٹ سائز فوٹو ● کاغذات کی اعلیٰ فوٹوسٹیٹ کیلئے تشریف لائیں

فوٹو ٹائم سٹوڈیو گولبازار

فون: ۷۳۶ (پروپرائیٹر عطاء المنان) ربوہ

نوٹس داخلہ || الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

(منظور شدہ) فون: ۵۹۲

الیکٹریشن ● ریفریجریشن اینڈ ایئرکنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور ۶ ماہ کے کورسز میں داخلہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۹ء تک جاری رہے گا۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ ہی میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں۔ کلاسز .... صبح شام

ہمارا نصب العین۔ بہتر اور بے لوث خدمت ربوہ اور گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر

کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز: نعیم الرحمٰن ضیاء، عزیز احمد خان

فون: دفتر: ۶۵۸ گھر: ۴۱۴

ضرورت اساتذہ

صدیقیہ گرلز ہائی سکول داتا نگر بادامی باغ لاہور کے لئے بی اے بی ایس سی ایف اے، ایف ایس سی ٹرینڈ/ان ٹرینڈ لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۶۰۰ تا ۸۰۰۔ رہائش کا انتظام ہے۔

ربوہ میں رابطہ: نعیم ورائٹی سٹور
رحمت بازار ربوہ فون ۳۰۶

ہیڈ مسٹریس
صدیقیہ گرلز ہائی سکول لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینجر)

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: D-1-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

الفضل کے ۲۱ نومبر کے شمارہ میں محترم ثاقب زیروی صاحب کی نظم کا پہلا شعر یوں پڑھا جائے۔

یوں دل کا ساز چھیڑ کے دل کی نوا چلی

(ادارہ)

تریاقِ اٹھراء — اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں قیمت مکمل کورس ۶۰/-

نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے تجربہ شدہ گولیاں قیمت مکمل کورس ۳۰۰/-

زد جامِ عشق — موتی و کستوری والا نمبر ۱ مکمل کورس ۳۶۰/-

اکسیرِ معدہ — ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن قیمت ۵/-، ۱۰/-، ۲۰/-

قندِ شفاء — نزلہ زکام کھانسی کے لئے مفید اور آسان جوشاندہ قیمت فی ڈبی ۷/-

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ گولبازار

فون :- دکان ۵۳۸ رہائش ۳۳۸